جنسِ لطیف

(از جناب ڈاکٹر سعید احمد صاحب سعید بریلوی)

پھیلی ہوئی دنیا میں ہر سمت جہالت تھی ۔۔۔ دولت کی پرستش تھی، طاقت کی حکومت تھی
فرمان زمانے میں تلوار کا جاری تھا ۔۔۔ مال و زر و دولت کا ہر شخص پجاری تھا
ناداروں کے حصے میں تحقیر دوامی تھی ۔۔۔ کمزوروں کی قسمت میں کچھ تھا تو غلامی تھی
عورت! یدِ قدرت کی وہ صنعتِ لاثانی ۔۔۔ تھی موردِ صد آفت پامالِ ستم رانی
کمزور تھی، بے بس تھی، تقدیر کی ہیٹی تھی ۔۔۔ انسان کی ماں ہو کر "شیطان کی بیٹی" تھی
ہوتا تھا شمار اس کا بازار کی چیزوں میں ۔۔۔ ذی مرتبہ ہو تب بھی داخل تھی کنیزوں میں
بچپن میں جو بچ رہتی ماں باپ کے ہاتھوں سے ۔۔۔ پالا اسے پڑتا تھا خاوند کی لاتوں سے
کی دیر نے کچھ عزت اس کی نہ کلیسا نے ۔۔۔ پوچھی کبھی بات اسکی موسیٰؑ نے نہ عیسیٰؑ نے

مظلوم کی آہوں میں ہونا تھا اثر پیدا ۔۔۔ آخر ہوا دنیا میں ایک فرد بشر پیدا
حامل تھا جو دنیا میں پیغامِ الٰہی کا ۔۔۔ لایا تھا جو مجموعہ احکام و نواہی کا
اُس نے کہا عورت حیواں ہے نہ بیجاں ہے ۔۔۔ مردوں کی طرح وہ بھی ذی روح ہے انساں ہے
وہ لائقِ عزت ہے، وہ قابلِ الفت ہے ۔۔۔ مرد اس کیلئے زینت وہ مرد کی زینت ہے
بیٹی سے محبت کی تاکید بھی فرمائی ۔۔۔ قدموں کے تلے ماں کے فردوس بھی بتلائی
بیوی سے سلوک اچھا کرنے کی ہدایت کی ۔۔۔ رنگت ہی بدل ڈالی مردوں کی طبیعت کی
مردوں کے حقوق اُس پر محدود کئے اس نے ۔۔۔ دل فرقۂ نسواں کے خوشنود کئے اس نے
عورت کے جو شایاں تھا وہ رتبہ دیا اسنے ۔۔۔ ذروں کو ضیا دیکر خورشید کیا اس نے
افسوس کہ آج اسکی امت کی یہ حالت ہو ۔۔۔ عورت کی نہ عزت ہو کچھ اسکی نہ وقعت ہو
محبوس وہ کی جائے یوں گوشۂ تنہا میں ۔۔۔ شامل ہی نہیں گویا اللہ کی دنیا میں

کچھ زیست کا اب اس کی مصرف ہے نہ مقصد ہے
اک طائرِ بے پر ہے پنجرے میں مقید ہے